ضمیمہ الف: تاریخ وار پالیسی اعلانات

الف1: بینکاری پالیسی اور ضوابط گروپ

اعلان کی تاریخ	سرکلر/سرکلر لیٹر نمبر	پالیسی فیصلہ
12 اگست 2008ء	بی ایس ڈی سرکلر نمبر 17، 2008ء	بینکوں/ت م ا* کو اپنے خاکۂ خطر کے لحاظ سے مجموعی کفایت سرمایہ کو جانچنے اور سرمائے کی سطح کو برقرار رکھنے میں سہولت دینے کے لیے ''داخلی کفایت سرمایہ کے جانچ سے متعلق رہنما خطوط'' تشکیل دیے گئے ہیں۔ یہ رہنما خطوط ان ہدایات کے ہمراہ ہیں جو بی ایس ڈی کے سرکلر نمبر 08 مورخہ 27 جون 2006ء کے ذریعے پاکستان میں بازل II کے نفاذ کے بارے میں جاری کی گئی ہیں۔ تمام بینکوں/ت م ا کی ذمہ داری ہے کہ وہ ان رہنما خطوط کی روشنی میں اپنی مجموعی کفایت سرمایہ جانچنے کا مناسب وموزوں انتظام رکھیں۔ وہ اپنے حجم اور کاروبار کی نوعیت اور پیچیدگی کے لحاظ سے جانچ کا کوئی بھی دستیاب طریقہ استعمال کرسکتے ہیں۔ یہ طریقہ جامع طور پر دستاویزی شکل میں ہونا چاہیے اور اسے بینک/ت م ا کے بنیادی فیصلہ سازی کے عمل کا جز ہونا چاہیے۔
25 نومبر 2008ء	بی ایس ڈی سرکلر نمبر 30، 2008ء	بینکوں/ت م ا کو بی ایس ڈی سرکلر نمبر 19، مورخہ 5 ستمبر 2008ء کے ذریعے مجموعی اور الگ الگ دونوں بنیادوں پر کم سے کم شرح کفایت سرمایہ، جو بینکوں اور ت م ا کے لیے بڑھا کر 10 فیصد کردی گئی ہے، برقرار رکھنے کی ہدایت کی گئی۔ جن بینکوں/ت م ا کی شرح کفایت سرمایہ 10 فیصد سے کم ہے ان سے کہا گیا کہ 31 دسمبر 2008ء تک کمی پوری کرلیں۔ مزید برآں، CAMELS-S پر مبنی متغیر شرح کفایت سرمایہ متعارف کرائی گئی۔ بازل I سے بازل II کو منتقلی کے پیش نظر اور بینکوں/ت م ا کو بی ایس ڈی سرکلر نمبر 19 مورخہ 5 ستمبر 2008ء کی شرائط کی تکمیل میں سہولت دینے کے لیے مندرجہ ذیل تبدیلیاں کی گئیں: (i) بینکوں/ت م ا کو 31 دسمبر 2008ء تک اپنی CAMELS-S ریٹنگ سے قطع نظر علیحدہ نیز مجموعی بنیاد پر کم سے کم 9 فیصد شرح کفایت سرمایہ حاصل کرنا ہوگی۔ بینکوں/ت م ا کو 31 دسمبر 2009ء تک کم سے کم 10 فیصد متغیر شرح کفایت سرمایہ حاصل کرنا ہوگی۔ (ii) ہر بینک/ت م ا کو الگ الگ CAMELS-S ریٹنگ پر مبنی متغیر شرح کفایت سرمایہ سے مناسب وقت آنے پر مطلع کردیا جائے گا۔ (iii) شرح کفایت سرمایہ اسٹیٹ بینک کے وقتاً فوقتاً جاری کیے جانے والے رہنما خطوط کے مطابق بازل II کی بنیاد پر نکالی جائے گی۔

* ت م ا = ترقیاتی مالی ادارے

27 جنوری 2009ء	بی ایس ڈی سرکلر نمبر 02، 2009ء	بینکوں کو اجازت دی گئی کہ وہ تین سال کے تمام غیر ادا شدہ قرضوں کے عوض ضمانت پر رکھے گئے اسٹاک اور رہن شدہ کمرشل اور رہائشی املاک کی قیمت فروخت لازم کے 30 فیصد کا فائدہ حاصل کرسکتے ہیں۔ یہ تین سال تموین کی شرط پوری کرنے کے لیے کلاسیفکیشن کی تاریخ سے شمار ہوں گے اور یہ شرط 31 دسمبر 2008ء سے نافذ ہوگی۔ یہ اجازت مندرجہ ذیل ہدایات سے مشروط ہوگی: (i) ضمانت پر رکھے گئے اسٹاک اور رہن شدہ کمرشل اور رہائشی املاک کی قیمت فروخت لازم کا فائدہ حاصل کرنے سے نفع میں جو اضافہ ہوگا وہ نقد یا منافع منقسمہ کی ادائیگی کے لیے استعمال نہ کیا جاسکے گا۔ (ii) بینکوں/ ت م ا کے شعبہ قرضہ جات کے سربراہ اس امر کو یقینی بنائیں گے کہ تموین کا فائدہ حاصل کرنے کے لیے استعمال کی جانے والی قیمت فروخت لازم پی آرز میں درج رہنما خطوط کے عین مطابق متعین کی جائے اور فروخت لازم کے حوالے سے بازار کے حالات کی عکاس ہو۔ (iii) باقاعدہ/ خصوصی معائنوں کے دوران اسٹیٹ بینک کی معائنہ ٹیموں کے ملاحظے کے لیے ان تمام کیسز کی فریق وار تفصیلات ریکارڈ رکھی جائیں گی جن میں بینکوں/ ت م ا نے قیمت فروخت لازم کا فائدہ حاصل کیا ہو۔
13 فروری 2009ء	بی ایس ڈی سرکلر نمبر 04، 2009ء	سیکورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان نے فروخت کے لیے دستیاب (AFS) کٹیگری میں فہرستی ایکویٹی سرمایہ کاری پر 31 دسمبر 2008ء تک ہونے والے امپیئر منٹ نقصانات کے کھاتوں میں اندراج کے بارے میں نوٹیفکیشن جاری کیا۔ (ایس ای سی پی نوٹیفکیشن نمبر SRO. 150(1)/2009 مورخہ 13 فروری 2009) اسٹیٹ بینک نے بینکوں/ ت م ا کو اجازت دی تھی کہ اگر وہ چاہیں تو ایس ای سی پی کی مذکورہ نوٹیفکیشن اختیار کرسکتے ہیں۔ یہ عمل مذکورہ نوٹیفکیشن کے پیرا 3 اور پیرا 1۔(iii) کے مطابق منافع منقسمہ پر پابندی اور مکمل حقیقت کشائی سے مشروط ہوگا۔ تاہم بینکوں/ ت م ا کی جانب سے امپیئر منٹ نقصانات کے جلد تعین کی حوصلہ افزائی کی گئی۔ ہدایات کے مطابق 31 دسمبر 2008ء کو "فروخت کے لیے دستیاب" کٹیگری میں فہرستی ایکویٹی سرمایہ کاری کی ویلیوشن کی بنا پر متعین کی جانے والے امپیئر منٹ نقصانات "ایکویٹی" کی ذیل میں دکھائے جاسکتے ہیں۔ مذکورہ بالا پیرا 1 کے مطابق ایکویٹی میں لے جائی جانے والی رقوم بشمول نرخوں کے اتار چڑھاؤ کی بنا پر ہونے والی کمی بیشی کو تقویمی سال 2009ء کی سہ ماہی کے دوران 31 دسمبر 2009ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران سہ ماہی بنیاد پر نفع ونقصان کھاتے میں لے جایا جائے گا۔ اس اجازت کی بنا پر اگر کوئی فائدہ ہوتو اسے منافع منقسمہ کی ادائیگی میں استعمال نہیں کیا جاسکے گا۔

<table>
<tr>
<td>15 اپریل 2009ء</td>
<td>بی ایس ڈی سرکلر نمبر 07، 2009ء</td>
<td>
مالی اداروں کی نمو اور سرمایہ جمع کرنے کی رفتار اور حصہ داروں کی نمائندگی کے پیشِ نظر بی ایس ڈی کے سرکلر نمبر 19 مورخہ 5 ستمبر 2008ء میں کم سے کم ادا شدہ سرمائے (نقصانات نکال کر) کی شرائط پر نظر ثانی کی گئی۔ نظر ثانی شدہ ہدایات کے مطابق بینکوں پر لازم ہے کہ وہ مندرجہ ذیل نظام الاوقات کے تحت اپنا ادا شدہ سرمایہ (نقصانات نکال کر) بڑھائیں:
<table>
<tr><th></th><th>کم از کم ادا شدہ سرمایہ (نقصانات منہا کرکے)</th><th>نظام الاوقات</th></tr>
<tr><td>1</td><td>6 ارب روپے</td><td>31 دسمبر 2009ء</td></tr>
<tr><td>2</td><td>7 ارب روپے</td><td>31 دسمبر 2010ء</td></tr>
<tr><td>3</td><td>8 ارب روپے</td><td>31 دسمبر 2011ء</td></tr>
<tr><td>4</td><td>9 ارب روپے</td><td>31 دسمبر 2012ء</td></tr>
<tr><td>5</td><td>10 ارب روپے</td><td>31 دسمبر 2013ء</td></tr>
</table>
کفایت سرمایہ کے پچھلے معیار برقرار رہیں گے اور مزید ہدایات آنے تک تمام بینکوں/ ت م ا کو 31 دسمبر 2009ء سے شرح کفایت سرمایہ بڑھا کر 10 فیصد کرنی ہوگی چاہے ان کی CAMELS-S ریٹنگ کچھ بھی ہو۔
پاکستان میں کام کرنے والے غیر ملکی بینکوں کی شاخوں کو بھی اپنا مقررہ سرمایہ (نقصانات نکال کر) مذکورہ بالا نظام الاوقات کے مطابق بڑھا کر 10 ارب روپے تک لانا ہوگا۔ تاہم جن غیر ملکی بینکوں کے صدر دفاتر کم از کم 30 کروڑ ڈالر کے مساوی ادا شدہ سرمایہ رکھتے ہیں اور جن کی شرح کفایت سرمایہ (الف) کم سے کم 8 فیصد یا (ب) ان کے اپنے ملکی ضابطہ کار ادارے کی کم از کم طے کردہ سطح تک ہو، ('الف' اور 'ب' میں سے جو رقم بھی زیادہ ہو)، وہ اسٹیٹ بینک کی پیشگی اجازت سے مقررہ سرمایہ اس طرح رکھ سکیں گے:
(i) جن غیر ملکی بینکوں کی شاخیں پانچ یا اس سے کم ہیں انہیں 31 دسمبر 2010ء تک اپنا سرمایہ بڑھا کر 3 ارب روپے کرنا ہوگا۔
(ii) جن غیر ملکی کی شاخیں 6 سے 50 کے درمیان ہیں یا جو اتنی شاخیں کھولنا چاہتے ہیں انہیں 31 دسمبر 2010ء تک اپنا سرمایہ بڑھا کر 6 ارب روپے کرنا ہوگا۔
</td>
</tr>
<tr>
<td>یکم اگست 2009ء</td>
<td>بی ایس ڈی سرکلر نمبر 08، 2009ء</td>
<td>
1۔ جن بینکوں/ ت م ا نے 31 دسمبر 2008ء کو 'فروخت کے لیے دستیاب' تمسکات پر امپیرمنٹ کا انتظام کیا وہ 2009ء کے دوران بازار کی قیمتوں کی بحالی کی بنا پر اپنے امپیرمنٹ میں ردوبدل کر سکتے ہیں۔ تاہم یہ ردوبدل صرف اس حد تک ہوگا جو 31 دسمبر 2008ء کو پہلے سے متعین کردہ امپیرمنٹ سے زائد ہو۔ اس ردوبدل کو، جس کی بینکوں/ ت م ا کے مقررہ آڈیٹرز توثیق کریں گے، ری ویلیوشن سرپلس/ ڈیفیسٹ کھاتے میں لے جایا جائے گا، نفع ونقصان کھاتے کے ذریعے نہیں جائے گا اور مالی گوشواروں میں مناسب حقیقت کشائی ہوگی۔
2۔ جن کیسوں میں 31 دسمبر 2008ء تک اے ایف ایس ایکویٹی سرمایہ کاری پر امپیرمنٹ اتنی کافی ہے کہ 2009ء کے دوران ضروری امپیرمنٹ کو پورا کر سکے تو کسی اضافی امپیرمنٹ کی ضرورت نہیں ہوگی۔
</td>
</tr>
</table>

19 اگست 2008ء	بی پی آر ڈی سرکلرز نمبر 9 اور 10	**سی ای اوز کی برطرفی / استعفا** بینکوں / ترق م ا اور خرد مالکاری بینکوں کے بورڈ تقرری کرنے والے حکام اور بینک کے سی ای او کو ہٹانے سے کم سے کم دو ماہ قبل اسٹیٹ بینک کو مطلع کریں گے۔ اسی طرح سی ای او مستعفی ہونے سے کم از کم دو ماہ قبل اسٹیٹ بینک کو نوٹس دے گا۔
27 اگست 2008ء	بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 11	**غیر لازمی اور پرتعیش اشیا پر 100 فیصد ایل سی مارجن** پرتعیش اور غیر لازمی اشیا کی درآمد پر 100 فیصد کیش مارجن لگایا گیا۔
03 نومبر 2008ء	بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 13	**وصولی قرض سے متعلق ہدایات** بینکوں / ترق م ا کے لیے قرض کی وصولی کا کم سے کم معیار قائم کرنے کی خاطر ہدایات جاری کی گئیں۔
19 دسمبر 2008ء	بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 15	**خرد مالکاری بینکوں اور خرد مالکاری اداروں کو بینکوں / ترق م ا کی جانب سے مالکاری کی سہولتیں** خرد مالکاری کے شعبے کی مالکاری کی اضافی ضروریات کی تکمیل کے لیے 'پاکستان مائیکروفنانس کریڈٹ گارنٹی فیسلٹی' (ایم سی جی ایف) متعارف کرائی گئی۔ اس سہولت کے تحت جزوی ضمانت فراہم کی جائے گی جس سے نہ صرف مالکاری دینے والے بینکوں / ترق م ا کا خطرۂ قرض کم ہوگا بلکہ ملک کے غریب اور محروم طبقات تک خرد مالکاری کی رسائی میں اضافہ بھی ہوگا۔
17 جنوری 2009ء	بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 01	**کسی ایک فرد کو قرض گاری کی حد** قرض جزدان میں خطرے کا ارتکاز کم کرنے کے لیے کسی ایک فرد / گروپ کو قرض گاری کی حد پر نظر ثانی کی گئی جو مرحلہ وار اگلے پانچ برسوں میں کی جائے گی۔ محتاطیہ قواعد R-1 کے تحت، فی الوقت کوئی بینک / ترق م ا کسی ایک فرد کو اپنی تازہ ترین آڈٹ شدہ مالی گوشوارے میں درج ایکویٹی کے 30 فیصد سے زیادہ قرض نہیں دے سکتا بشرطیکہ فنڈ پر مبنی قرض بینک / ترق م ا کی ایکویٹی کے 20 فیصد سے زیادہ نہ ہو۔ اسی طرح کسی گروپ کو قرض کی زیادہ سے زیادہ حد بینک / ترق م ا کی ایکویٹی کا 50 فیصد ہو بشرطیکہ فنڈ پر مبنی قرض بینک / ترق م ا کی ایکویٹی کے 35 فیصد سے زائد نہ ہو۔ 2013ء تک فرد اور گروپ کو قرض گھٹا کر بینک / ترق م ا کی ایکویٹی کے 25 فیصد تک لانا ہوگا۔
09 فروری 2009ء	بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 02	**چینی کے ذخیرے کی سیکورٹی پر مالکاری کے لیے مارجن کی پابندیاں** چینی کی ذخیرہ اندوزی کی حوصلہ شکنی کے لیے بینکوں / ترق م ا کو ہدایت کی گئی کہ چینی کے ذخیرے کی سیکورٹی پر مالکاری سے متعلق مارجن کی پابندیوں پر عمل کریں۔

11 فروری 2009ء	بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 04	**صارفی مالکاری کے لیے محتاطیہ قواعد میں ترمیم** سہولت دیتے وقت بینک رُت م اُ یقینی بنائیں گے کہ: ● قرض دار کی جانب سے دوسرے بینکوں رُت م اُ سے پہلے سے لی گئی سہولتوں کا تحریری اعتراف حاصل کریں ● اسٹیٹ بینک یا کسی اور صارفی قرضوں کی معلومات رکھنے والے دفتر سے قرض دار کے بارے میں صارفی قرضے کی رپورٹ حاصل کریں ● صارفی قرضوں کی ماہانہ قسطوں کی ادائیگی قرض دار کی قابل خرچ آمدنی کے 50 فیصد سے زیادہ نہ ہو ● زیادہ سے زیادہ غیر محفوظ حد 1,000,000 روپے سے زیادہ نہ ہو
05 مارچ 2009ء	بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 05	**سمندر پار شاخوں کی لائسنسنگ پالیسی** مقامی بینکوں کے سمندر پار کاروبار کو تقویت دینے کے لیے جاری کردہ پالیسی۔ اس پالیسی میں سمندر پار کاروبار کے سربراہوں کے تقرر، لین دین اور کارکردگی کے جائزے کا جامع ڈھانچہ دیا گیا ہے۔
07 مارچ 2009ء	بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 06	**موجودہ شرح** بینکوں رُت م اُ کو مختلف قسم کے قرض داروں کے لیے خود موزوں شرح مقرر کرنے کا اختیار دیا گیا۔
09 مارچ 2009ء	بی پی آر ڈی سرکلر لیٹر نمبر 07	**کسٹمر ز ڈیو ڈلی جینس (سی ڈی ڈی)** کے وائی سی (Know Your Customer) پر سابقہ ہدایات کی جگہ سی ڈی ڈی کی شرائط لائی گئیں۔ مقصد یہ تھا کہ سی ڈی ڈی رکے وائی سی کی موجودہ کیفیت کو بہتر بنایا جائے اور اسے بین الاقوامی معیارات کے قریب لایا جائے۔ نظر ثانی شدہ ہدایات کے اہم پہلو یہ ہیں: ● اکاؤنٹ کھولتے وقت نیز دس لاکھ روپے سے زائد کی لین دین کے لیے کسٹمر ڈیو ڈلی جینس کی لازمی شرائط۔ ● جعلی افراد کے نام پر نامعلوم کھاتوں کی ممانعت۔ ● منافع بخش ملکیت کے تعین و توثیق کے لیے سخت تر قواعد۔ ● بلند خطرے اور کم خطرے کے حامل کسٹمروں کا تصور متعارف کرانا۔ ● کاروباری مقاصد کے لیے ذاتی کھاتوں کے استعمال کی ممانعت۔
11 مئی 2009ء	بی پی آر ڈی سرکلر لیٹر نمبر 15	**دہشت گردی کے متاثرین کی امداد کے لیے وزیر اعظم کا خصوصی فنڈ** صوبہ سرحد اور فاٹا کے علاقوں دیر، سوات، باجوڑ اور وزیرستان ایجنسی میں دہشت گردی کے متاثرین کی مدد کے لیے بینکوں کو پاکستان میں اپنی تمام شاخوں میں وزیر اعظم کا خصوصی فنڈ جمع کرنے کے لیے کھاتے کھولنے اور ملکی و غیر ملکی عطیہ دہندگان سے عطیات وصول کرنے کی ہدایت کی گئی۔

15 مئی 2009ء	بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 08	**بے گھر ہونے والے افراد کے لیے بینکاری کی سہولتیں** بے گھر ہونے والے افراد کو ان کی دہلیز پر بینکاری کی بنیادی سہولتیں فراہم کرنے کے لیے بینکوں/خرد مالکاری بینکوں کو ہدایات جاری کی گئیں کہ مالاکنڈ ڈویژن کے متاثرہ علاقوں میں شاخیں کھولیں۔
16 مئی 2009ء	بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 09	**اسپانسر حصص سینٹرل ڈپازٹری کمپنی آف پاکستان (سی ڈی سی) کے بلاک کیے گئے کھاتے میں جمع کرانا** خرد مالکاری بینکوں پر لازم کیا گیا کہ اسپانسر حصص سی ڈی سی کے بلاک کیے گئے کھاتے میں جمع کرائیں۔
06 جون 2009ء	بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 11	**بینکوں کے توسط سے پنشن کی ادائیگی** مجاز بینکوں کی تمام شاخوں کے توسط سے پنشن کی ادائیگی سے متعلق سپریم کورٹ کے ازخود نوٹس کے بعد بینکوں کو ضروری ہدایات جاری کی گئیں کہ کھاتے کھولنے میں پنشنرز سے تعاون کریں۔
17 ستمبر 2008ء	آئی بی ڈی سرکلر نمبر 03، 2008ء	**شریعہ مشیران کے لیے مناسب وموزوں پیمانے** بحوالہ بی ڈی سرکلرز نمبر 2 اور 4 بتاریخ 20 مارچ 2007ء اور 16 اگست 2007ء جو اسی موضوع پر ہیں، اسلامی مالی شعبے کو سہولت فراہم کرنے کے لیے آئی بی ڈی سرکلر نمبر 2، 2007ء کے ضمیمے کے پیرا (a) 7 اور (b)7 میں، جو 'مفادات کے تصادم' کے بارے میں ہے، یہ ترمیم کی گئی ہے: (الف) کسی اسلامی بینکاری ادارے کا شریعہ مشیر کسی اور اسلامی بینکاری ادارے میں کسی حیثیت میں کام نہیں کرے گا۔ اس کے علاوہ بہتر کارپوریٹ نظم ونسق کا تقاضا ہے کہ کوئی شریعہ مشیر دو مالی اداروں کی نمائندگی کرتے ہوئے دونوں فریقوں کی لین دین کی منظوری نہیں دے گا۔ (ب) کسی اسلامی بینکاری ادارے کا شریعہ مشیر کسی اور ادارے میں کوئی ایگزیکٹو/نان ایگزیکٹو عہدہ نہیں رکھ سکے گا، ماسوا دیگر مالی اداروں کے شریعہ بورڈ/کمیٹی میں رکن کی حیثیت کے۔ (ج) اس بارے میں دیگر ہدایات میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔
15 نومبر 2008ء	آئی بی ڈی سرکلر نمبر 04، 2008ء	اسلامی بینکاری اداروں میں شریعت سے ہم آہنگی کے لیے ہدایات اور رہنما خطوط بحوالہ آئی بی ڈی سرکلر نمبر 02 مورخہ 25 مارچ 2008ء جو اسی موضوع پر ہے اسلامی مالی صنعت کی سہولت کے لیے فیصلہ کیا گیا ہے کہ آئی بی ڈی سرکلر نمبر 2، 2008ء کے ضمیمہ اول کے تتمہ الف کی شق (iv) 1 میں، جو اسلامی مالکاری کے طریقوں (مرابحہ) کے بارے میں ہے، مندرجہ ذیل ترمیم کی جائے: ''iv) جہاں ممکن ہو سپلائر کی جاری کردہ انوائس بینک اکاؤنٹ-کلائنٹ کے نام پر جاری کی جائے گی مثلاً ''فرسٹ اسلامک بینک-اے بی سی کمپنی'' کیونکہ سامان فنانسر کی طرف سے ایجنٹ خریدے گا۔ اگر یہ ممکن نہ ہو تو شریعہ مشیر سے لین دین کی خاص طور پر منظوری لینی ہوگی۔ بہتر یہ ہے کہ ایسے سامان کی ادائیگی فنانسر براہ راست سپلائر کو کرے یا کسی ایسکرو اکاؤنٹ میں کریڈٹ کر دے۔ دونوں صورتوں میں مرابحہ مالکاری کھاتے کو اسی وقت ڈیبٹ کیا جائے گا جب گاہک اور اسلامی بینکاری ادارے کے درمیان ایجاب وقبول ہو چکا ہو۔ اگر جائز وجوہات کی بنا پر اسلامی بینکاری ادارے کی جانب سے سپلائر کو براہ راست ادائیگی ممکن نہ ہو تو اسلامی بینکاری ادارہ ایجنٹ کے توسط سے ادائیگی کی وجوہات ضبط تحریر میں

لائے گا۔ تاہم اس صورت میں اسلامی بینکاری ادارہ رقم کے مناسب استعمال کو یقینی بنائے گا۔'' اس موضوع پر دیگر ہدایات میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔		
اجارہ کے لیے اسلامک فنانشیل اکاؤنٹنگ اسٹینڈرڈ (آئی ایف اے ایس 2) کا نفاذ بحوالہ اسلامک فنانشیل اکاؤنٹنگ اسٹینڈرڈ برائے اجارہ آئی ایف اے ایس 2 جو سیکورٹی اینڈ ایکسچینج آف پاکستان نے نوٹیفائی کیا، بمطابق ایس آر او نمبر 431(I)/2007 مورخہ 22 مئی 2007ء اور آئی بی ڈی کے اسلامی بینکاری اداروں کی مالی رپورٹنگ اور عمومی حقیقت کشائی سے متعلق سرکلر نمبر 2-2008ء کے ضمیمہ 2 کی شق V۔ 31 دسمبر 2008ء کو ختم ہونے والے رپورٹنگ سال کے لیے اس اسٹینڈرڈ کے نفاذ سے متعلق عملی مسائل کے حوالے سے پاکستان بینکس ایسوسی ایشن کی نمائندگی کے ضمن میں یہ طے کیا گیا ہے کہ یکم جنوری 2009ء سے اس اسٹینڈرڈ کے نفاذ کی اجازت دی جائے۔ چنانچہ اسلامی بینکاری ادارے اس امر کو یقینی بنائیں گے کہ آئندہ تمام ریٹرنز/گوشوارے اسٹیٹ بینک میں جمع کرائے جائیں گے نیز سہ ماہی/سالانہ مالی گوشوارے اس اسٹینڈرڈ کے مطابق تیار کیے جائیں گے۔	آئی بی ڈی سرکلر نمبر 01، 2009ء	27 جنوری 2009ء
آئی بی ڈی میں ریٹرنز جمع کرانا - ایم ایس پی پر نظر ثانی بحوالہ آئی بی ڈی سرکلر لیٹر نمبر 1، 2006ء جو اسی موضوع پر ہے اور اس بارے میں وقتاً فوقتاً جاری کی جانے والی ہدایات۔ کوارٹرلی رن آف رپورٹس (کیو آر سی) کا متوازی اجرا بند کر دیا گیا ہے، دیکھئے او ایس ای ڈی سرکلر لیٹر نمبر 1، 2009ء۔ چنانچہ اسلامی بینکاری اداروں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ کیو آر سی کے حصہ اے، بی اور سی پر مبنی دستاویزات جمع کرانا بند کریں۔ مزید برآں، اسلامک فنانشیل اکاؤنٹنگ اسٹینڈرڈ برائے اجارہ (آئی ایف اے ایس2 - اجارہ) کے نفاذ کے منتقلی اسٹیٹمنٹ آف پوزیشن (ایم ایس پی) فارمیٹ پر بھی نظر ثانی کی گئی ہے۔ تمام اسلامی بینکاری اداروں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ اپریل 2009ء سے نئے فارمیٹ پر صرف ای میل کے ذریعے اس پتے پر ایم سی پی کی اطلاع دیں ibd.reporting@sbp.org.pk۔ اس بارے میں دیگر تمام ہدایات میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔	آئی بی ڈی سرکلر نمبر 01، 2009ء	10 اپریل 2009ء
اسلامی بینکوں کی شاخوں کے لیے شرح کفایت سرمایہ پر نظر ثانی بحوالہ آئی بی ڈی سرکلر نمبر 02، 2004ء کے ضمیمہ III کی شق 7 (بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 01، 2003ء سے ملا کر پڑھا جائے) جو روایتی بینکوں کے اسلامی بینکاری ڈویژنوں یا شاخوں کے بارے میں ہے، یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ آئی بی ڈی سرکلر نمبر 2 (ضمیمہ III) 2004ء کی شق (i) 7 میں یہ تبدیلی کی جائے: شق 7(i): اسلامی بینکاری فنڈ/شرح کفایت سرمایہ اسلامی بینکاری شاخوں کے لیے اسلامی بینکاری لائسنس رکھنے والے تمام روایتی بینک ہر وقت ابتدائی سرمائے کے طور پر کم سے کم 5 کروڑ روپے کا ایک اسلامی بینکاری فنڈ رکھیں اور شرح کفایت سرمایہ بھی جو اسٹیٹ بینک کی جانب سے تمام بینکوں کے لیے وقتاً فوقتاً مقرر کی جاتی ہے، برقرار رکھیں۔ مذکورہ سرکلر میں بقیہ ہدایات میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔	آئی بی ڈی سرکلر نمبر 02، 2009ء	06 جون 2009ء

الف 2: ترقیاتی مالیات گروپ

29 ستمبر 2008ء	اے سی ڈی سرکلر نمبر 05	**زرعی مالکاری کے لیے اشارتی فی ایکڑ حد قرضہ میں اضافہ** شعبہ زراعت کی ترقی کے حوالے سے حکومت کی ترجیح کے مطابق اور کاشتکار برادری کو مناسب مالیت کا بروقت قرضہ فراہم کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے چھوٹی بڑی فصلوں، باغات اور جنگل بانی کے لیے اشارتی فی ایکڑ حد قرضہ میں اوسطاً 70 فیصد اضافہ کر دیا ہے۔ یہ اضافہ بیج، کھاد، کیڑے مار دواؤں، ایندھن اور بجلی وغیرہ کی قیمتیں بڑھنے کے پیش نظر کیا گیا ہے۔ مزید برآں باغات لگانے اور زرعی جنگل بانی کے لیے کاشتکاروں کو قرضے فراہم کرنے کے سلسلے میں آم، سٹرس، سیب، کیلے، ناریل، کھجور، امرود وغیرہ کے باغات اور کیکر، شیشم، بانس وغیرہ کے جنگل اگانے کے لیے سالانہ فی ایکڑ اشارتی حدود قرضہ بھی فراہم کی گئی ہیں۔ فی ایکڑ حدود قرضہ صرف اشارتی ہیں اور بینک مخصوص کاشتکاروں، بازار کے حالات اور خام مال کی قیمتوں کے پیش نظر ان میں کمی بیشی کر سکتے ہیں۔ بینکوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ مندرجہ بالا ہدایات فوری طور پر اپنی شاخوں میں پہنچا دیں۔
03 فروری 2009ء	اے سی ڈی سرکلر نمبر 01	**زراعت کے لیے اسلامی مالکاری سے متعلق رہنما خطوط** زراعت کے شعبے میں اسلامی بینکاری مصنوعات کے امکانات اور طلب کے پیش نظر اسٹیٹ بینک نے متعلقہ فریقوں سے مشاورت کے بعد شریعت سے ہم آہنگ مصنوعات تیار کرنے کے لیے منسلکہ رہنما خطوط تشکیل دیے ہیں تا کہ کاشتکار برادری کی ضروریات پوری ہو سکیں۔ بینکوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ شعبہ زراعت کے لیے اپنی پالیسی اور کاروباری و بازاری ضروریات کے مطابق شریعت سے ہم آہنگ مصنوعات تیار کرنے کے لیے یہ رہنما خطوط استعمال کریں بشرطیکہ اسٹیٹ بینک کے قواعد و ضوابط کی پابندی کی جائے اور اپنے شریعہ مشیر سے منظوری لی جائے۔
05 جنوری 2009ء	ایم ایف ڈی سرکلر نمبر 01، 2009ء	**پائلٹ رنجی سی آئی بی کا گاہکوں کے کوائف سے مطلع کرنا** فی الوقت اسٹیٹ بینک کے ضوابط کے تحت آنے والے خرد مالکاری بینک اسٹیٹ بینک کی ای سی آئی بی استعمال کرتے اور اس کو گاہکوں کے کوائف فراہم کرتے ہیں۔ تاہم خرد مالکاری کے کلائنٹس کی بڑی تعداد (فی الوقت تقریباً 50 فیصد) ان خرد مالکاری اداروں سے خدمات حاصل کر رہی ہے جو اسٹیٹ بینک کے ضوابط کے ماتحت نہیں اور جو اپنے گاہکوں کے قرضے کی اسٹیٹ بینک یا کیس نجی کریڈٹ بیورو میں کوئی ہسٹری نہیں رکھتے۔ خرد مالکاری بینک اور خرد مالکاری ادارے دونوں انہی منڈیوں میں کام کر رہے ہیں جس کی وجہ سے کلائنٹس کی جانب سے کئی کئی قرضے لیے جانے کا امکان ہے اور اس طرح قرض کا بار بڑھنے کے خطرات پیدا ہوتے ہیں۔ مزید یہ کہ خرد مالکاری کے شعبے کی تیزی سے ترقی کے امکانات کے پیش نظر ایک مخصوص خرد مالکاری سی آئی بی کی موجودگی ضروری ہے۔ اس سلسلے میں خرد مالکاری بینک پائلٹ رنجی سی آئی بی کو اپنے گاہکوں کے کوائف فراہم کر سکتے ہیں بشرطیکہ

		گاہکوں کے تحفظ اور رازداری کے لیے مناسب رہنما خطوط بورڈ آف ڈائریکٹرز کی منظوری سے تشکیل دیے جائیں۔ مزید یہ کہ گاہکوں کے کوائف دوسرے اداروں رسی آئی بی کو فراہم کرنے کے لیے گاہکوں کی واضح رضا مندی لازمی ہے اور رازداری قائم رکھنے کی ذمہ داری خرد مالکاری بینک کی ہوگی۔
اجناس کی خرید وفروخت کی مالکاری		
30 جنوری 2009ء	ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 03	**نجی شعبے میں گندم کی خریداری-2009ء** یہ فیصلہ کیا گیا کہ بینک اپنے **اہل قرض گیروں (صرف لائسنس یافتہ آٹے کی ملیں) کو دیسی گندم کی خریداری (2009ء کی نئی گندم کی فصل سے)** کے لیے مالکاری کی سہولت فراہم کرتے رہیں گے جو مندرجہ ذیل سے مشروط ہوگی: ● قرضے لازمی طور پر 31 جنوری 2010ء تک یا اس سے پہلے ادا کرنے ہوں گے۔ ● رقوم صرف گندم کی خریداری کے لیے گندم کے اسٹاک کی ضمانت کے عوض دستیاب ہوں گی۔ ● 10 فیصد مارجن لاگو ہوگا۔ ● بینک نجی شعبے کو گندم کی خریداری کے لیے قرض پر مارک اپ کی شرح ہر قرض گیر کے خاکۂ خطر کے مطابق متعین کریں گے۔ ● 30 جون 2009ء کے بعد بینک نئے قرضوں کی کوئی درخواست وصول نہیں کریں گے۔ ● بینک بیج تیار کرنے والے پلانٹس کو بھی گندم کی خریداری کی سہولت فراہم کرسکتے ہیں۔ ● قرض گیروں کو کوئی تفرقی رقم دینے کے لیے گندم کے موجودہ اسٹاک کی دوبارہ قدر پیمائی نہیں ہوگی۔ ● بینکوں پر لازم ہوگا کہ وہ آٹے کی ملوں کی جانب سے گندم کی ذخیرہ اندوزی کی صورت میں نجی شعبے کو دیے گئے قرضے فوراً واپس لے لیں۔
23 اپریل 2009ء	ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر لیٹر نمبر 5	**کم سے کم کیش مارجن کا خاتمہ** نجی شعبے کے لیے گندم کی مالکاری پر اسٹاک کی قیمت کے کم از کم 10 فیصد کیش مارجن کی شرط ختم کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔
طویل مدتی مالکاری سہولت (ایل ٹی ایف ایف)		
02 جولائی 2008ء	ایم ایف ڈی سرکلر نمبر 05	**ایل ٹی ایف ایف اسکیم کے تحت مارک اپ شرحوں کا دوبارہ تعین** مارک اپ کی موجودہ شرحیں (یعنی 8 تا 10 فیصد سالانہ) برقرار رہیں گی
12 نومبر 2008ء	ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 04	**نو مالکاری کے طریقہ کار میں ترمیم** بینکوں رُت م اُ کے لیے برآمد کنندگان کو مالکاری کی فراہمی میں آسان بنانے کی خاطر اسٹیٹ بینک نے ایل ٹی ایف ایف اسکیم کے تحت **100 فیصد نو مالکاری** کی فراہمی شروع کی۔ پہلے نو مالکاری 70 فیصد مالکاری تک محدود تھی۔

22 جنوری 2009ء	ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 01	**رعایتی مدت کی سہولت** اسٹیٹ بینک کی طویل مدتی ماکاری اسکیموں (یعنی ایل ٹی ایف ای او پی بشمول تبدل قرض سہولت اور ایل ٹی ایف ایف) کے تحت یکم جنوری 2009ء سے ایک سال کی رعایتی مدت کی سہولت دی گئی۔
23 جنوری 2009ء	ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 02	**شعبوں رصنعتوں کی اہلیت** اسکیم کے تحت اہل شعبوں کی فہرست میں ایتھنول کو شامل کیا گیا۔
25 فروری 2009ء	ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 05	حکومت پاکستان نے مارک اپ کی شرح کی سبسڈی میں کچھ ترمیم کی۔ یہ فیصلہ کیا گیا کہ سبسڈی کی مدت بڑھا کر دو سال کردی جائے (یکم جولائی 2007ء سے 30 جون 2009ء)۔ علاوہ ازیں یکم جولائی 2008ء سے 30 دسمبر 2009ء کی مدت کے لیے سبسڈی مارچ 09ء میں اور یکم جنوری 2009ء سے 30 جون 2009ء تک کی سبسڈی جولائی 2009ء میں ادا کی جائے گی بشرطیکہ م س10ء کے بجٹ میں رقوم مختص کی گئیں۔ یہ فیصلہ بھی کیا گیا کہ جو اسپننگ ملیں اپنے زائد المیعاد قرضوں کی قسطوں یا کسی اور وجہ سے 31 دسمبر 2007ء کو ختم ہونے والے سال کے پہلے چھ ماہ کی سبسڈی حاصل نہیں کرسکیں اپنے بینکوں میں مذکورہ مدت کی 30 فیصد مارک اپ سبسڈی **مارچ 2009ء میں حاصل کرنے کے لیے علیحدہ دعوے دائر کرسکیں گی بشرطیکہ ان کی نادہندگی کا تصفیہ ہوچکا ہو۔**
16 مارچ 2009ء	ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 07	**شعبہ جات رصنعتوں کی اہلیت** اسکیم کے لیے اہل شعبوں میں فرنیچر اور دواسازی کو بھی شامل کیا گیا۔
21 اپریل 2009ء	ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 08	**شعبہ جات رصنعتوں کی اہلیت** ● اسپننگ کے چھ قدر اضافی کے حامل ذیلی شعبے بھی اسکیم کے لیے اہل شعبوں کی فہرست میں شامل کیے گئے۔ ● تاہم اسٹیٹ بینک ایل ٹی ایف ایف کے تحت بینکوں رت م ا کی جانب سے اسپننگ کے مندرجہ بالا چھ ذیلی شعبوں کو فراہم کردہ ماکاری کی 50 فیصد تک نو ماکاری کرے گا، بقیہ 50 فیصد کا بندوبست بینکوں رت م ا کو اپنے ذرائع سے قرض گیروں سے باہمی طور پر طے شدہ شرح سود پر کرنا ہوگا۔
21 اپریل 2009ء	ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 09	**ایل ٹی ایف ایف اسکیم کے تحت واجب الادا قرضوں کی نو ماکاری** ● اہل برآمد کنندگان (ٹیکسٹائل اور ملبوسات کے سوا) کو اسٹیٹ بینک کی ایل ٹی ایف ایف اسکیم کے تحت پلانٹس رمشینری کی درآمد یا خریداری کے لیے واجب الادا طویل مدتی قرضوں کی نو ماکاری کی صرف ایک بار کے لیے سہولت فراہم کی گئی۔ ● تاہم مذکورہ بندوبست کے تحت نو ماکاری کی سہولت واجب الادا قرضوں کے 50 فیصد تک محدود رکھی گئی۔ ● بقایا 50 فیصد بینک رت م ا اپنے وسائل سے اصل شرائط وضوابط کے مطابق فراہم کرتے رہیں گے۔ ● یہ سہولت 30 جون 2009ء تک فراہم کی گئی۔

26 جون 2009ء	ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 11	**ایل ٹی ایف ایف اسکیم میں ترمیم** ● ایل ٹی ایف ایف اسکیم کے تحت اسکیم کے اعلان سے پہلے کھولی جانے والی اور 30 جون 2007ء تک واپس کی جانے والی ایل سیز کے عوض نو مالکاری کی اجازت دی گئی۔ ● مزید برآں اسکیم کے تحت ٹیکسٹائل کے کچرے کو کارآمد ریشے کی پیداوار کے لیے استعمال ہونے والے پلانٹ/مشینری کے لیے نو مالکاری کی اجازت دی گئی۔ ● تاہم مندرجہ بالا سہولتوں حاصل کرنے والے اہل قرض گیروں کو فراہم کردہ مالکاری کی صرف 50 فیصد نو مالکاری کی جائے گی۔ بقیہ 50 فیصد کا انتظام بینکوں/ ت م ا کو اپنے وسائل سے قرض گیروں کے ساتھ طے شدہ شرائط وضوابط کے مطابق کرنا ہوگا۔
27 فروری 2009ء	ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر لیٹر نمبر 1	**ایل ٹی ایف ای او پی/ایل ٹی ایف ایف کے تحت مہلت کی سہولت** ● بینکوں/ ت م ا کو ایل ٹی ایف ای او پی/ایل ٹی ایف ایف کے تحت 31 دسمبر 2008ء کو واجب الادا قسطوں پر زیادہ سے زیادہ ایک سال کی مہلت دی گئی۔ ● انہیں ان قرض گیروں کی مہلت کی درخواستوں پر غور کرنے کی اجازت دی گئی جن کے قرضے 30 جون 2008ء کے بعد ری شیڈول کیے گئے ہیں۔
11 مارچ 2009ء	ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر لیٹر نمبر 3	**پرانی مشینری پر نو مالکاری** ایل ٹی ایف ایف اسکیم کے تحت درآمد شدہ پرانی مشینری پر بھی نو مالکاری کی مندرجہ ذیل شرائط کے ساتھ اجازت دی گئی ہے: ● مقامی سپلائرز سے خریدی گئی پرانی مشینری پر نو مالکاری کی سہولت نہیں دی جائے گی۔ ● مشینری کی کارآمد رہنے کی مدت قرض کی مدت سے زیادہ ہونی چاہیے۔ ● قرض گیروں کو پی بی اے کے منظور شدہ سرویئرز سے مشینری کی درست حالت کی رپورٹ لینی ہوگی۔ ● نو مالکاری کی زیادہ سے زیادہ مدت تین سال ہوگی۔ ● مذکورہ سرکلر کی تاریخ سے 31 دسمبر 2009ء تک کھولی جانے والی ایل سیز اسٹیٹ بینک سے نو مالکاری کی مستحق ہوں گی۔
27 اپریل 2009ء	ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر لیٹر نمبر 6	**مہلت کی سہولت - آخری تاریخ میں توسیع** ایل ٹی ایف ای او پی/ایل ٹی ایف ایف اسکیم کے تحت مہلت کی سہولت کے حصول کے لیے درخواست دائر کرنے کی آخری تاریخ 31 مارچ 2009ء سے آگے بڑھا کر 11 مئی 2009ء کردی گئی۔

08 جون 2009ء	ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر لیٹر نمبر 7	**ایل ٹی ایف ایف اسکیم کے تحت جنریٹرز رکیپٹو پاور پلانٹس کی اہلیت** ایل ٹی ایف ایف اسکیم کے تحت ان برآمدی یونٹس رمنصوبوں کے لیے جو ایل ٹی ایف ایف کے تحت اہل نہیں، جنریٹرز رکیپٹو پاور پلانٹس (بشمول بجلی پیدا کرنے کی مشینری کے دیگر پرزے) کی درآمد کے لیے مالکاری کی سہولت کی اجازت دی گئی۔ اس کی مندرجہ ذیل شرائط ہیں: (i) جنریٹر۔ کیپٹو پاور پلانٹ کی گنجائش ان کی مصنوعات کی تیاری کے لیے درکار توانائی کی ضروریات سے زیادہ نہیں ہونی چاہیے۔ اگر جنریشن کی اضافی گنجائش ہے تو یونٹ رمنصوبے کی مینوفیکچرنگ کی ضرورت کی حد تک مالکاری فراہم کی جاسکتی ہے۔ (ii) جنریٹرز رکیپٹو پاور پلانٹس کی درآمد کے لیے بینکوں رُ ت م ا کی فراہم کردہ مالکاری کی صرف 50 فیصد نو مالکاری کی جائے گی۔ (iii) یکم جنوری 2008ء کو کھولی جانے والی ایل سیز لیکن جو یکم جنوری 2009ء سے 31 دسمبر 2009ء تک واپس کردی جائیں یا کی جانی ہوں، اس اسکیم کے تحت نو مالکاری کی مستحق ہوں گی۔ (iv) متعلقہ یونٹ رمنصوبے کی کم سے کم برآمدات اس کی سالانہ فروخت کی کم سے کم 50 فیصد ہونی چاہئیں۔
20 جون 2009ء	ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر لیٹر نمبر 9	**ایل ٹی ایف ایف اسکیم کے تحت حدود میں توسیع** م س 09-08ء کے لیے ایل ٹی ایف ایف اسکیم کے تحت منظور شدہ حدود اس وقت تک جاری رکھی گئیں جب تک م س 10-2009ء کے لیے نئی حدود کا تعین نہ ہو جائے۔
ایکسپورٹ فنانس اسکیم		
20 اگست 2008ء	ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 01	**م س 09-2008ء کے لیے حدود میں توسیع** م س 09-2008ء کے لیے ایکسپورٹ فنانس اسکیم کے تحت بینکوں کے لیے حدود میں مجموعی طور پر 30 جون 2008ء کو واجب الادا رقم کے 25 فیصد کا اضافہ کردیا گیا۔ اس طرح اسٹیٹ بینک مذکورہ اسکیم کے تحت م س 09ء کے دوران 125 ارب روپے تک کی حدود کی اجازت دے گا۔ ترمیم شدہ طریقہ کار کے مطابق بینکوں کا حصہ بھی بڑھے گا۔
05 نومبر 2008ء	ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 02	**نو مالکاری کے طریقہ کار میں ترامیم (حصہ اول)** بینکوں کو برآمد کنندگان کو سہولت فراہم کرنے میں مدد دینے کے لیے ایکسپورٹ فنانس اسکیم میں ترمیم کی گئی اور یہ فیصلہ کیا گیا کہ (i) اسٹیٹ بینک اسکیم کے حصہ اول کے تحت 100 فیصد نو مالکاری فراہم کرے گا۔ تاہم بینک اسکیم کے حصہ دوم کے تحت لیے گئے قرضوں کے عوض اپنے ذرائع سے 30 فیصد تک مالکاری فراہم کرتے رہیں گے۔ (ii) بینکوں کے اپنے وسائل سے فراہم کیے جانے والے 31 اکتوبر 2008ء کو واجب الادا تمام قرضوں کے عوض اسٹیٹ بینک 30 فیصد نو مالکاری دے گا۔

		(iii) ای ایف ایس کے تحت ہر بینک کی م س 09-2008ء کے لیے حدود پر ہر سہ ماہی کے بعد نظر ثانی کی جائے گی اور بینکوں کو مطلع کیا جائے گا۔
12 نومبر 2008ء	ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 03	**نومالکاری کے طریقہ کار میں ترامیم (حصہ دوم)** بینکوں اور برآمد کنندگان کو مزید سہولت دینے کے لیے یہ فیصلہ کیا گیا کہ (i) اسٹیٹ بینک ایکسپورٹ فنانس اسکیم کے حصہ دوم کے تحت بینکوں کی فراہم کردہ برآمدی مالکاری کے عوض انہیں 100 فیصد نومالکاری فراہم کرے گا۔ اس سلسلے میں اسکیم کی شرائط پوری کرنا ہوں گی۔ (ii) اسٹیٹ بینک تمام واجب الادا قرضوں پر بینکوں کو ان اپنے وسائل سے دی جانے والی مالکاری پر 30 فیصد نومالکاری فراہم کرے گا۔ (iii) آئندہ بینکوں کو یہ اجازت نہ ہوگی کہ وہ مطلوبہ نقد محفوظ اور لازمی شرح سیالیت نکالنے کے لیے اپنے زمانی وطلبی واجبات سے اسکیم کے تحت فراہم کردہ رقوم منہا کرسکیں۔
26 دسمبر 2008ء	ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 05	**جرمانے کی واپسی کا طریقہ کار- ترمیم** ایکسپورٹ فنانس اسکیم کے تحت عائد کردہ جرمانے کے طریقہ کار میں تبدیلی کی گئی اور یہ فیصلہ کیا گیا کہ آئندہ ایسے کیسز کے لیے کوئی ناگہانی واقعہ ہی فیصلہ کن عنصر ہوگا۔
14 فروری 2009ء	ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 4	**حصہ اول کے تحت مدت میں توسیع** یہ فیصلہ کیا گیا کہ حصہ اول کے تحت ای ایف ایس کی سہولت 270 دن کے لیے دستیاب ہوگی۔ برآمد کنندگان کو حصہ اول کے تحت لیے گئے ای ایف ایس قرضوں کے لیے 90 دن کی مدت تک رول اوور کی اجازت ہوگی بشرطیکہ قرض کے حصول کے 180 دن کے اندر شپمنٹ ہوجائے اور ضمیمہ 'ڈی' بھی جمع کرادیا گیا ہو۔ برآمد کنندگان کو برآمدی آرڈر/کنٹریکٹ/لیٹر آف کریڈٹ کی مالیت کے 85 فیصد تک مالکاری ملے گی اور انہیں حصہ اول (پری شپمنٹ) کے تحت مجاز اشیا کی برآمد سے 270 دن کے لیے حاصل کردہ نومالکاری کے 117 فیصد کے مساوی شپمنٹس کرنی ہوں گی۔ اسی طرح پوسٹ شپمنٹ کی صورت میں برآمد کنندگان متعلقہ شپمنٹ پر 85 فیصد نومالکاری حاصل کرسکیں گے۔

<table dir="rtl">
<tr>
<td>09 مارچ 2009ء</td>
<td>ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 6</td>
<td>
کارکردگی کی بنیاد پر مارک اپ شرحیں

یہ فیصلہ کیا گیا کہ ای ایف ایس (حصہ دوم) کے تحت مالکاری میں مزید ترغیبات فراہم کی جائیں اور اچھی کارکردگی دکھانے والوں کے لیے مارک اپ کی شرحیں گھٹائی جائیں۔ ای ایف ایس حصہ دوم کے تحت اسٹیٹ بینک سے قرض پر برآمدی کارکردگی کی بنیاد پر مارک اپ کی مندرجہ ذیل شرحیں لاگو ہوں گی:

<table>
<tr><th>کارکردگی کی شرط</th><th>قرض گیر کے لیے مارک اپ کی شرح</th></tr>
<tr><td>2.00 سے 3.00 گنا</td><td>7.5 فیصد سالانہ (معیاری ای ایف ایس شرح)</td></tr>
<tr><td>3.01 سے 4.00 گنا</td><td>7.0 فیصد سالانہ</td></tr>
<tr><td>4.01 سے 5.00 گنا</td><td>6.5 فیصد سالانہ</td></tr>
<tr><td>5.0 گنا سے زائد</td><td>6.0 فیصد سالانہ</td></tr>
</table>
</td>
</tr>
<tr>
<td>22 جون 2009ء</td>
<td>ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 10</td>
<td>
دستی قالین کے لیے حصہ دوم کے تحت برآمدی کارکردگی کی شرائط میں نرمی

یہ فیصلہ کیا گیا کہ دستی قالین کے برآمد کنندگان کے لیے م س 2008-09ء میں ای ایف ایس حصہ دوم کے تحت حاصل کردہ مالکاری سہولت کے لیے درکار کارکردگی کو 2 گنا سے کم کرکے 1.5 گنا کردیا گیا ہے۔ تاہم م س 2009-10ء کے لیے حدود موجودہ ہدایات کے مطابق ہی متعین کی جائیں گی۔
</td>
</tr>
<tr>
<td>18 ستمبر 2008ء</td>
<td>ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر لیٹر نمبر 1</td>
<td>
برآمدی آمدنی میں برآمد کنندگان کے لیے نرمی

برآمد کنندگان کو سہولت فراہم کرنے کے لیے یہ فیصلہ کیا گیا کہ 2007-08ء کے ای ای ون گوشوارے میں حدود کے استحقاق کے لیے 31 جولائی 2008ء تک برآمد کنندگان کی حاصل کردہ برآمدی آمدنی کو شامل کیا جائے گا تاکہ وہ م س 2008-09ء کی حدود سے فائدہ اٹھاسکیں۔
</td>
</tr>
<tr>
<td>20 اکتوبر 2008ء</td>
<td>ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر لیٹر نمبر 2</td>
<td>
دستی قالین- کارکردگی کی شرط- حصہ دوم

دستی قالین برآمد کرنے والوں کو سہولت دینے کے لیے یہ فیصلہ کیا گیا کہ 2007-08ء کے دوران حاصل کردہ برآمدی آمدنی کی بنیاد پر 2008-09ء کے لیے حد کو 50 فیصد سے بڑھا کر 67 فیصد کردیا جائے۔
</td>
</tr>
<tr>
<td>02 اپریل 2009ء</td>
<td>ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر لیٹر نمبر 4</td>
<td>
2.50 ڈالر فی مربع گز برآمدی قیمت کا بلیچڈ/ان بلیچڈ کپڑا- ای ایف ایس کے تحت اہلیت

یہ فیصلہ کیا گیا کہ 2.50 ڈالر یا زائد فی مربع گز برآمدی قیمت والے بلیچڈ/ان بلیچڈ کپڑے کی برآمد کے لیے نو مالکاری کی سہولت فراہم کی جائے گی۔
</td>
</tr>
</table>

20 جون 2009ء	ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر لیٹر نمبر 8	**ایکسپورٹ فنانس اسکیم (ای ایف ایس)/اسلامک ایکسپورٹ ری فنانس اسکیم (آئی ای آر ایس)- حدود میں توسیع** اس امر کو یقینی بنانے کے لیے کہ برآمد کنندگان کو اسکیم کے حصہ دوم کے تحت نئی حدود کے حتمی تعین تک مالکاری کی سہولتیں دستیاب ہوں یہ فیصلہ کیا گیا کہ 09-2008ء کے لیے اسکیم کے حصہ دوم کے تحت انفرادی برآمد کنندگان کے لیے بینکوں کی جانب سے منظور کردہ حدود 31 اگست 2009ء تک جاری رہیں گی جب تک ای ای ون گوشواروں کی تیاری، ان کی زرمبادلہ لین دین ڈپارٹمنٹ، ایس بی پی بی ایس سی میں تصدیق اور ایس بی پی بی ایس سی کے متعلقہ دفاتر کے نو مالکاری یونٹس میں جمع کرائے جانے کا عمل جاری رہے، برآمد کنندگان کو مالکاری کی سہولتیں دستیاب رہیں۔

الف3: مالی بازار/انتظام ذخائر گروپ

اعلان کی تاریخ	سرکلر نمبر	پالیسی فیصلہ
30 جون 2008ء	ایف ایس سی ڈی سرکلر نمبر 09	**مالی سال 09-2008ء کے لیے اولین ڈیلرز کا تقرر** مالی سال 09-2008ء کے لیے مندرجہ ذیل ادارے پرائمری ڈیلرز کے طور پر منتخب کیے گئے ہیں۔ 1۔اے بی این ایمرو بینک (پاکستان) لمیٹڈ 2۔سٹی بینک این اے 3۔حبیب بینک لمیٹڈ 4۔ جے ایس بینک لمیٹڈ 5۔ایم سی بی بینک لمیٹڈ 6۔نیشنل بینک آف پاکستان 7۔ پاک عمان انوسٹمنٹ کمپنی لمیٹڈ 8۔اسٹینڈرڈ چارٹرڈ بینک (پاکستان) لمیٹڈ 9۔ یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ

<table>
<tr>
<td>29 اگست 2008ء</td>
<td>ایف ایس سی ڈی سرکلر نمبر 11</td>
<td>

ماہ رمضان میں اوقات

ماہ رمضان کے دوران مندرجہ ذیل حتمی اوقات ہوں گے۔

<table>
<tr><th>ایام</th><th colspan="2">حتمی اوقات</th></tr>
<tr><td></td><td>بین البینک سودوں کے تصفیے کیلئے</td><td>مجاز ڈیلرز کے زرمبادلہ کے سودوں کیلئے</td></tr>
<tr><td>پیر تا جمعرات اور ہفتہ</td><td>دوپہر ڈیڑھ بجے تک</td><td>دوپہر ایک بجے تک</td></tr>
<tr><td>جمعہ</td><td>دوپہر سوا بارہ بجے تک</td><td>دوپہر بارہ بجے تک</td></tr>
</table>

رمضان کے بعد بین البینک سودوں اور مجاز ڈیلروں کی جانب سے زرمبادلہ کی لین دین کے لیے حتمی اوقات وہ ہوں گے جو رمضان سے پہلے تھے۔ تمام فریقوں کو مندرجہ بالا اوقات کی سختی سے پابندی کرنے کی ہدایت کی جاتی ہے۔

</td>
</tr>
<tr>
<td>06 ستمبر 2008ء</td>
<td>ایف ایس سی ڈی سرکلر نمبر 13</td>
<td>

حکومت پاکستان اجارہ صکوک

حکومت پاکستان اجارہ صکوک قواعد 2008ء (''قواعد'') کا نوٹیفکیشن آپ کی معلومات کے لیے منسلک ہے (ضمیمہ ''الف'')۔ پس اس بارے میں اجرا اور دیگر عملی تفصیلات سے متعلق مفصل ہدایات اور رہنما خطوط یہ ہیں:

1۔ تمام کمرشل بینک بشمول اسلامی بینک (اور لازمی شرح سیالیت کے تحت آنے والے اور اسٹیٹ بینک میں کرنٹ اکاؤنٹ کھولنے کے حقدار نان بینک) اجارہ صکوک کے لیے اسٹیٹ بینک میں سبسڈیری جنرل لیجر اکاؤنٹ (ایس جی ایل اے) کھول سکیں گے۔ اسلامی شاخیں رکھنے والے کمرشل بینکوں کو اسلامی شاخ اور روایتی شاخوں کی ہولڈنگز میں واضح امتیاز کرنے کے لیے الگ الگ ایس جی ایل اے رکھنے ہوں گے۔

2۔ تمام اسلامی بینکوں اور اسلامی شاخوں والے کمرشل بینکوں کو اسٹیٹ بینک کے اعلان کے مطابق حکومت پاکستان اجارہ صکوک کی نیلامی میں شرکت کے لیے اولین ڈیلر مقرر کیا جائے گا۔ اسلامی شاخوں کو نیلامی میں علیحدہ سے بولیاں دینے کی اجازت نہ ہوگی۔

3۔ صکوک اصل قیمت پر جاری کیے جائیں گے۔

4۔ حکومت پاکستان اجارہ صکوک اسٹیٹ بینک کی منعقدہ مسابقتی نیلامی کے ذریعے فروخت کیے جائیں گے جن میں صرف مذکورہ اولین ڈیلرز شریک ہوسکیں گے۔

5۔ قواعد کے مطابق پہلے صکوک اجرا کی عرصیت تاریخ اجرا سے تین سال ہوگی۔ صکوک پر منافع کی ادائیگی سال میں دو بار اسٹیٹ بینک کی جانب سے ہر ششماہی کے آغاز پر اعلان کردہ رینٹل ریٹ کے مطابق کی جائے گی۔ سال میں دو بار ملنے والا منافع ششماہی مارکیٹ ٹریژری بلز کی تازہ ترین بہ وزن اوسط یافت کے مطابق ہر ششماہی رینٹل مدت (جو صکوک کی تاریخ اجرا سے شروع ہوگی) کے آغاز سے ایک دن پہلے نکالا جائے گا اور ہر چھ ماہ کے آغاز پر اسی طرح نکالا جاتا رہے گا۔ اگر ششماہی مارکیٹ ٹریژری بلز کی پچھلی نیلامی کو اسٹیٹ بینک مسترد کردے یا بازار کی جانب سے کوئی شرکت نہ ہو تو اسٹیٹ بینک رائٹرز پی کے آر وی پیج (180-120 دن) پر چھ ماہی مدت کو استعمال کرے گا۔

</td>
</tr>
</table>

6۔اولین ڈیلرز کو ششماہی ٹریژری بل کی بہ وزن اوسط یافت کو بطور مارجن استعمال کرتے ہوئے بولیاں دینی ہوں گی۔ بولی کی مالیت 100,000 روپے اور اس کے اضعاف کی صورت میں ہوگی۔اولین ڈیلرز کو کئی بولیاں دینے کی اجازت ہوگی۔ مارجن کا تعین نشانیہ ریٹ سے کم یا زیادہ بی پی ایس کی صورت میں زیادہ سے زیادہ دو اعشاری نقاط تک کیا جائے گا۔

7۔اسٹیٹ بینک کو کوئی وجہ بتائے بغیر کوئی بولی قبول یا مسترد کرنے کا کلی اختیار ہوگا۔ششماہی ٹریژری بل کی بہ وزن اوسط یافت پر بلند ترین مارجن (جس پر اور جس سے نیچے اسٹیٹ بینک تمام بولیاں قبول کرنے کا فیصلہ کرے) تمام قبول کردہ بولیوں پر یکساں طور پر لاگو کیا جائے گا۔ یہ مارجن صکوک کی پوری مدت کے دوران برقرار رہے گا۔اس کی وضاحت مندرجہ ذیل مثال سے کی جاسکتی ہے:

حکومت پاکستان اجارہ صکوک کی مقررہ مالیت:10,000 ملین روپے

1 بینک الف 1,000 1,000 ٹی بل-10.00 بی پی ایس

2 بینک ب 3,000 4,000 ٹی بل-5.00 بی پی ایس

3 بینک ج 2,000 6,000 ٹی بل+0.00 بی پی ایس

4 بینک د 4,000 10,000 ٹی بل+5.00 بی پی ایس

5 بینک ہ 5,000 15,000 ٹی بل+10.00 بی پی ایس

6 بینک و 3,000 18,000 ٹی بل+15.00 بی پی ایس

7 بینک ز 2,000 20,000 ٹی بل+20.00 بی پی ایس

الف۔مثال کے طور پر مطلوبہ مالیت 10 ارب روپے ہے اور سات بینکوں سے مجموعی طور پر 20 ارب روپے کی بولیاں موصول ہوتی ہیں۔

ب۔مسابقتی نیلامی میں اولین ڈیلرز کی کم سے کم شرح منافع کی بنیاد پر درجہ بندی کی جائے گی اور چنا جائے گا۔ یہاں بینک 'الف' تا 'د' اجرا کی شرائط پوری کرتے ہیں۔

ج۔ چنانچہ بولی نمبر 4 پر حد قائم کی جائے گی اور 'الف' سے 'د' تک ہر بینک کو ٹی بل+5 بی پی ایس پر صکوک دیا جائے گا۔

8۔ضرورت سے زیادہ ارتکاز سے بچنے کے لیے اسلامی بینکوں سمیت کسی کمرشل بینک کی ہولڈنگ کسی یوم کار کے اختتام پر اجرا کی مالیت کے 25 فیصد سے زیادہ نہیں ہوسکتی۔اسلامی شاخیں رکھنے والے کمرشل بینکوں کے لیے ہولڈنگ کی یہ پابندی مشترکہ مخلوط بنیاد پر عائد ہوگی۔

9۔اسٹیٹ بینک کے رائٹرز پیج ایس بی پی کے 16 اور اخبارات میں ٹینڈر نوٹس دیا جائے گا جس میں اولین ڈیلرز کی جانب سے سربمہر بولیاں طلب کی جائیں گی اور نیلامی کے پروگرام کی تفصیلات درج ہوں گی۔

10۔تمام اولین ڈیلرز کو مقررہ فارمیٹ پر بولیاں بھیجنی ہوں گی۔

11۔نیلامی کے نتائج کا اعلان اسٹیٹ بینک کے رائٹرز پیج ایس بی پی کے 16 کے ذریعے کیا جائے گا۔

12۔صکوک اور متعلقہ دستاویزات کا قانونی ڈھانچہ ضمیمہ ''سی'' میں واضح کیا گیا ہے۔

13۔کامیاب بولی دہندگان کو صکوک کی سبسکرپشن اور قبول کردہ بولیوں کی رقم جمع کرانے کے لیے نیلامی کے نتائج کے اعلان کے بعد ایک دن کے اندر 'سرٹیفکیٹ سبسکرپشن انڈرٹیکنگ' دینی ہوگی جو اسٹیٹ بینک آف پاکستان بینکنگ سروسز کارپوریشن کراچی کی عمارت میں بولی دہندگان کے مجاز دستخط کنندگان دیں گے۔

14۔تصفیے کی تاریخ صکوک کے اجرا کی تاریخ ہوگی۔

		15۔ جیسا کہ قواعد میں بیان کیا گیا ہے، اجارہ صکوک اسکرپ لیس ہوگا اور کمرشل بینکوں کے ایس جی ایل اے میں رکھا جائے گا۔ صکوک کی ثانوی بازاروں میں خرید و فروخت ہوسکے گی اور وہ ایس جی ایل اے کے ذریعے قابل منتقلی ہوں گے۔ اولین ڈیلر قواعد کے مطابق اہل سرمایہ کاروں کو اجارہ صکوک فروخت کرسکیں گے۔ ایسی صورتوں میں تمام بینکوں کو اپنے گاہکوں کے آئی پی ایس کھاتے کھولنے ہوں گے جن میں گاہک کی اجارہ صکوک کی ہولڈنگ ظاہر ہو۔ اس سلسلے میں آئی پی ایس کھاتوں کے موجودہ ضوابط اجارہ صکوک پر بھی لاگو ہوں گے۔
26 دسمبر 2008ء	ایف ایس سی ڈی سرکلر نمبر 17	**بینکوں کی ٹریژری کے لیے کاروبار کے حتمی اوقات** تمام زرمبادلہ، ماخوذیات اور بازار زر کے مجاز سودوں کے لیے مندرجہ ذیل اوقات ہوں گے: ☆ پیر سے جمعہ: ساڑھے چار بجے سہ پہر تک ☆ ہفتہ: دوپہر ایک بجے تک یہ ہدایات جمعہ 2 جنوری 2009ء سے مؤثر ہوں گی۔ مجاز ڈیلرز کو ہدایت کی جاتی ہے کہ سختی سے ان اوقات کی پابندی کریں۔ نیز بین البینک لین دین کے تصفیے کے حتمی اوقات میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی، ملاحظہ ہو ایف ایس سی ڈی سرکلر نمبر 20 مورخہ 31 اکتوبر 2007ء۔
11 مارچ 2009ء	ایف ایس سی ڈی سرکلر نمبر 03	**خصوصی یو ایس ڈالر بانڈ رولز 1998ء میں ترامیم** وفاقی حکومت نے ہدایت کی ہے کہ خصوصی یو ایس ڈالر بانڈ رولز 1998ء میں مندرجہ ذیل مزید ترامیم کی گئی ہیں جو یکم جولائی 2009ء سے مؤثر ہوں گی: مذکورہ بالا رولز میں (الف) قاعدہ 8 میں ختمہ کی بجائے کولن لگایا جائے گا اور اس کے بعد یہ الفاظ بڑھائے جائیں گے: ''مگر شرط یہ ہے کہ اس قاعدے کے تحت انکم ٹیکس سے استثنا یکم جولائی 2008ء سے ختم کردیا جائے گا'' (ب) قاعدہ 8A میں سے یہ الفاظ حذف کردیے جائیں گے'' اور قاعدہ 8 زکوۃ سے استثنا کی شقوں کے سوا۔''
06 جون 2009ء	ایف ایس سی ڈی سرکلر نمبر 07	**اولین ڈیلرز کے نظام سے متعلق قواعد میں تبدیلیاں** قواعد کو مزید بہتر بنانے اور منڈی کے طور طریقوں سے ہم آہنگ کرنے کے لیے اولین ڈیلرز سے متعلق قواعد میں مندرجہ ذیل تبدیلیاں (جو موٹے حروف میں دکھائی گئی ہیں) کی جارہی ہیں: **نیا ترمیم شدہ قاعدہ** **اولین ڈیلر کا استحقاق:** صرف مقررہ اولین ڈیلرز کو حکومتی تمسکات کی نیلامی میں شرکت کی اجازت ہوگی۔ دیگر بینکوں/ادارہ جاتی سرمایہ کاروں کی ضرورت انہی اولین ڈیلرز یا ثانوی بازار کے دیگر عاملین کے ذریعے پوری کی جائے گی۔ **اولین ڈیلرز کو پاس تھرو بولیاں لینے کی اجازت ہوگی لیکن یہ رقوم ثانوی بازار میں کارکردگی کی قدر پیمائی میں استعمال نہیں ہوگی۔** اولین ڈیلرز کو تمسکات کی کم مالیت رکھنے کی اجازت ہوگی اور وہ ریپوز کے ذریعے زیادہ سے زیادہ تین

مسلسل ماہ تک بانڈز اور دو ہفتوں تک ایم ٹی بیز رکھ سکیں گے۔ تاہم انہیں روزانہ کی بنیاد پر اپنی کم مالیت مارکیٹ ٹو مارکیٹ کرنی ہوگی اور طے شدہ فارمیٹ پر اسٹیٹ بینک کو مطلع کرنا ہوگا۔

اولین ڈیلرز کی ذمہ داریاں

اولین ڈیلرز تمام تجارت پذیر حکومتی تمسکات کی نیلامیوں میں فعال شرکت کریں گے۔ اسٹیٹ بینک قلیل مدتی نیز طویل مدتی حکومتی تمسکات کی قبل از نیلامی ہدف مالیت کا اعلان کرے گا۔

ایم ٹی بیز اور پی آئی بیز دونوں کے لیے غیر مسابقتی بولیوں کی اجازت ہوگی۔ تاہم اسٹیٹ بینک بینکوں/ ڈی ایف آئیز/ م ا/ غیر بینک مالی اداروں کے علاوہ دیگر سرمایہ کاروں کے لیے غیر مسابقتی بولیوں کو صرف نیلامی کے پہلے سے اعلان شدہ ہدف کے 15 فیصد تک اولین ڈیلرز کے توسط سے قبول کرے گا۔

اولین ڈیلرز کی ایک اہم ذمہ داری اسٹیٹ بینک کے پیش کردہ طویل مدتی پیپر کی نیلامیوں کی ذمہ نویسی ہوگی۔ **بازار سے ہٹ کر بولیاں دینے سے بچنے کے لیے طویل مدتی پیپر کی بولی کی قیمت رائٹرز پی کے آر وی پیج پر بولی سے ایک یوم کار قبل آنے والی میعادی قیمتوں کے 50 بی پی ایس سے کم یا زیادہ تک محدود ہوگی۔**

ہر اولین ڈیلر کو پی آئی بیز (جولائی تا جون) کی میعادوں کے لیے **نیلامی سے قبل کے ہدف یا جاری کردہ مالیت کے کم از کم 3.5 فیصد، ان میں سے جو بھی کم ہو، ذمہ نویسی ہدف کو پورا کرنا ہوگا** اور اس شرط کی پابندی ہر نیلامی کی بنیاد تک محدود نہ ہوگی۔ اولین ڈیلرز کی جانب سے ذمہ نویسی کی شرائط کی خلاف ورزی اگلے سال ان کی اولین ڈیلر شپ کی تجدید پر اثر انداز ہوسکتی ہے۔

ہر اولین ڈیلر کو طویل مدتی تمسکات کی نیلامی کے سلسلے میں ذمہ نویسی **کمیشن** طلب کرنے کا حق ہوگا جو کم سے کم ذمہ نویسی ہدف **(جو قاعدہ ڈی تھری میں بیان کیا گیا)** یا قبول کردہ بولی کی مالیت، ان میں سے جو بھی کم ہو، کی حد تک ہوگا۔ ذمہ نویسی کمیشن کا دعویٰ اولین ڈیلرز تصفیے کی تاریخ کے بعد دائر کریں گے۔

تمام اولین ڈیلرز کے لیے لازمی ہوگا کہ **دیگر اولین ڈیلرز، غیر اولین ڈیلرز اور ادارہ جاتی سرمایہ کاروں وغیرہ کو قاعدہ ڈی ایٹ کی ہدایات کے مطابق دو طرفہ قیمتوں کی پیشکش کریں بشرطیکہ حد دستیاب ہو۔**

ثانوی بازار میں تمام اولین ڈیلرز قیمت کی بجائے یافت کی شکل میں قیمتوں کی پیشکش کر سکتے ہیں۔ پی آئی بیز کے لیے زیادہ سے زیادہ بولی/ پیشکش کا تفاوت رن ایشوز کے لیے 10 سال تک میعاد کے بانڈز پر 15 بی پی ایس تک ہوگا۔ ایم ٹی بیز کے لیے زیادہ سے زیادہ بولی/ پیشکش کا تفاوت رن ایشوز کے لیے 25 بی پی ایس ہوگا۔

اولین ڈیلرز کو ثانوی بازار میں فروختنی لاٹ سائز کے ضمن میں ایم ٹی بیز اور پی آئی بیز دونوں کے لیے مندرجہ بالا زیادہ سے زیادہ بولی/ پیشکش کے تفاوت کے اندر دو طرفہ قیمتوں کو یقینی بنانا ہوگا۔ فروختنی لاٹ سائز ایم ٹی بیز کے لیے 10 سے 30 کروڑ روپے (10 کروڑ روپے کے اضعاف) اور پی آئی بیز کے لیے 5 سے 20 کروڑ روپے (5 کروڑ روپے کے اضعاف) کی حد میں ہوگا۔

مندرجہ بالا ذمہ داری کے لیے آن دی رن ایشوز بازار میں پچھلے دو ایشوز ہوں گے۔

کسی بھی دن کسی اولین ڈیلر کی کسی خاص ایشو میں ہولڈنگ مجموعی جاری کردہ مالیت کے **30 فیصد یا 1.5 ارب روپے سے، ان میں سے جو بھی زیادہ ہو، تجاوز نہیں کرے گی۔ تاہم غیر اولین ڈیلرز کے لیے یہ حد ہر عرصیت میں 15 فیصد یا 1.5 ارب روپے ہوگی، ان میں سے جو بھی زیادہ ہو۔ اولین ڈیلرز کی ایشوز کے لحاظ سے ہولڈنگ کی 30 فیصد حد اس خاص ایشو کی تاریخ خرید سے 90 دن گذر**

		جانے پر جاری کردہ مالیت کا 15 فیصد ہو جائے گی۔ نظر ثانی شدہ حد صرف م س 08ء اور اس کے بعد بیچے گئے ایشوز پر لاگو ہوگی۔ **اولین ڈیلرز کو موجودہ ہولڈنگ کے حوالے سے مندرجہ بالا ہدایات کی 30 ستمبر 2009ء تک پابندی کو یقینی بنانا ہوگا۔** اولین ڈیلرز کی کارکردگی کے پیمانے ہر اولین ڈیلر کو **پی آئی بیز** (جولائی تا جون) **کی میعادوں کے لیے نیلامی سے قبل کے ہدف یا جاری کردہ مالیت کے کم از کم 3.5 فیصد، ان میں سے جو بھی کم ہو، ذمہ نویسی ہدف کو پورا کرنا ہوگا۔** ہر اولین ڈیلر **کسی مالی سال کے دوران ایم ٹی بیز اور پی آئی بیز کے این سی بی ہدف کا کم سے کم 5 فیصد** لائے۔ تاہم غیر مسابقتی بولی کے لیے ایک سرمایہ کار کی بالائی حد قبل از نیلامی ہدف سے منسلک کی جائے گی یعنی نیلامی ہدف کا 0.25 فیصد یا ڈھائی کروڑ روپے، ان میں سے جو بھی زیادہ ہو۔ **ایک میعاد میں کئی بولیاں دے کر اس حد کی خلاف ورزی کی صورت میں ایسی تمام بولیاں منسوخ سمجھی جائیں گی۔**
10 جون 2009ء	ایف ایس سی ڈی سرکلر نمبر 09	**فارن ایکسچینج ایکسپوژر لمٹ (FEEL)** اے ڈیز کی 'فیل' کو بازار کے بدلے ہوئے حالات اور تجارتی حجم سے ہم آہنگ کرنے کے لیے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ 15 جون 2009ء سے اے ڈیز کی 'فیل' کو ان کے اداشدہ سرمائے (نقصانات منہا کرکے) کے 20 فیصد کے حساب سے نکالا جائے گا اور اس کے لیے زیادہ سے زیادہ حد 2 ارب روپے ہوگی۔ تاہم اسٹیٹ بینک کسی بھی اے ڈی کی 'فیل' اداشدہ سرمائے (نقصانات منہا کرکے) کے 20 فیصد سے کم مقرر کرنے کا حق رکھتا ہے۔ اب اے ڈیز کی 'فیل' پر سالانہ آڈٹ شدہ کھاتوں کی بنیاد پر ہر سال نظر ثانی کی جائے گی اور تبدیلی کی صورت میں ہر اے ڈی کو انفرادی طور پر علیحدہ خط کے ذریعے مطلع کیا جائے گا۔ پاکستان میں انکارپوریٹڈ بینکوں کے لیے یہ حد تمام شاخوں بشمول سمندر پار شاخوں کے لیے ہوگی جیسا کہ ایف ایس سی ڈی کے سرکلر نمبر 06 میں بتایا جاچکا ہے۔ مقررہ 'فیل' کی سختی سے پابندی کی جانی چاہیے اور خلاف ورزی پر تعزیری کارروائی کی جائے گی۔ مجموعی 'فیل' معلوم کرنے کے رہنما خطوط میں، جو ایف ای سرکلر نمبر 12 مورخہ 29 مئی 1999ء کے پیرا 4 میں جاری کیے گئے ہیں، کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔

الف4: ادائیگی کا نظام

اعلان کی تاریخ	سرکلر نمبر	پالیسی فیصلہ
17 جنوری 2009ء	سرکلر نمبر 01	**پاکستان میں کریڈٹ کارڈ کے کاروبار کے لیے رہنما خطوط** کریڈٹ کارڈ کمرشل اور 'ت م ا' کے صارفی مالکاری کے کاروبار کا ایک اہم حصہ ہے۔ سودوں کی تعداد اور حجم سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ کاروبار تیزی سے ترقی کر رہا ہے۔ مصنوعہ کی پیچیدہ نوعیت اور اس کے ساتھ آگاہی کے فقدان کی بنا پر شکایات اور تنازعات کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ بڑھتے ہوئے کاروبار کو تقویت دینے اور لین دین کے عمل کو بہتر بنانے کے لیے موزوں اور طے شدہ طریقہ ہائے کار کی ضرورت ہے۔ اس سلسلے میں تمام متعلقہ فریقوں سے مشاورت کے بعد 'پاکستان میں کریڈٹ کارڈ کے کاروبار کے لیے رہنما خطوط'

تشکیل دیے گئے ہیں۔ان رہنما خطوط کے مقاصد یہ ہیں: 1۔خدمات کا کم سے کم معیار قائم کرنا		
2۔کریڈٹ کارڈ کے کاروبار میں اچھی بینکاری کو فروغ دینا 3۔کریڈٹ کارڈ کے کاروبار میں شفافیت کو بڑھانا 4۔اداروں اور ان کے گاہکوں کے درمیان منصفانہ اور خوشگوار تعلقات کو فروغ دینا 5۔ای بینکاری کی مصنوعات اور بینکاری نظام میں گاہکوں کے اعتماد کو بڑھانا یہ رہنما خطوط اس موضوع پر دیگر ہدایات/رہنما خطوط کے علاوہ ہیں۔ان رہنما خطوط کی پابندی یکم مارچ 2009ء سے کی جائے گی،سوائے اس کے کہ علیحدہ ڈیڈ لائن دی گئی ہو۔خلاف ورزی کرنے والے تمام اداروں کے خلاف پے منٹ سسٹمز اینڈ الیکٹرانک فنڈز ٹرانسفر ایکٹ 2007ء اور بینکنگ کمپنیز آرڈیننس 1962ء کے تحت تعزیری کارروائی کی جائے گی۔		